کالو گدھ اور چالاک لومڑی

وسیم حیدر ہاشمی

B.10/43، شیوالا، وارانسی۔221001(یوپی)

کالو گدھ اپنی تیز چونچ اور مضبوط پنجوں کے لیے دور دور تک مشہور تھا۔ وہ خونخوار جنگلی کتے ہوں یا آدم خور بھیڑیئے یا پھر لومڑی، کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ کالو کی اجازت کے بغیر کسی بھی مردہ جانور کی ایک بوٹی بھی نوچ لے۔ سارے جانور دور بیٹھے، شکار کے پاس سے کالو کے ہٹ جانے کے منتظر رہتے۔ جب وہ اپنی مرضی سے ہٹتا، تب کہیں دوسرے جانور اپنا حصہ بٹانے پہنچتے۔ کہاوت مشہور ہے 'جو کسی سے نہ ہارا، وہ اولاد سے ہارا' جب سے کالو کے دونوں بچے تھوڑے بڑے ہوگئے تھے، اُسے ایک منٹ بھی گھونسلے میں ٹکنے نہ دیتے۔ ہر چند کہ آج کالو بہت تھک کر سویا تھا اور ماں نے بچوں کو سختی سے تاکید بھی کی تھی کہ ''پاپا کو اس وقت تک ہرگز نہ جگانا جب تک کہ وہ خود سے نہ اٹھ جائیں'' اس کے باوجود فجر کی اذان کے ساتھ ہی کالو کے پیٹو بچوں نے اسے نوچ نوچ کر جگا دیا۔ کالو نے آنکھ ملتے ہوئے غصے سے پوچھا ''کیا بات ہے؟ آخر تم لوگ اتنی صبح صبح مجھے اس قدر کیوں نوچ رہے ہو؟''

''ہم لوگ بھوک سے مرے جا رہے ہیں پاپا اور آپ کو سونے کی پڑی ہے۔ جلدی سے جائیے اور ہم لوگوں کے لیے کچھ کھانے کو لائیے۔ آج ہم لوگ بھینس یا سانبھر کا گوشت ہرگز نہیں کھائیں گے۔ ہمیں ہر حال میں ہرن کا ملائم گوشت ہی چاہیے، سمجھے۔ اب جائیے اور جلدی لوٹیے گا۔ بھوک کے مارے ہم لوگوں کا دم نکلا جا رہا ہے۔'' بچوں کے لہجے میں غصہ، پیار اور ان کی بھوک سے کالو کا دل پسیج گیا۔ اس نے پر پھیلا کر انگڑائی لی اور آس پاس کی شاخوں پر کود پھاند کر اپنے پیروں اور پروں میں جان پیدا کی اور بچوں کو خدا حافظ کہتا ہوا اڑ گیا۔ آج اس نے پکا ارادہ کر رکھا تھا کہ کہیں نہ کہیں سے بچوں کے لیے ہرن کا گوشت ضرور مہیا کرے گا جب کہ یہ کام آسان نہ تھا کیوں کہ شیر اکثر دیکھتے دیکھتے پورا ہرن تنہا چٹ کر جاتے ہیں، پھر بھی ہرن کے گوشت کی چاہت میں کالو میلوں اوپر تک اُڑ گیا۔ کافی دیر تک کھلے آسمان کا چکر لگانے کے بعد اس کی تیز نگاہوں کو ایک شیر نظر آ ہی گیا جو ایک ہرن کا شکار کرنے کے بعد اسے جھاڑیوں کی طرف کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا تا کہ سائے میں بیٹھ کر آرام سے دعوت اڑائی جا سکے اور اُس پر دوسرے گوشت خوروں کی نظر بھی نہ پڑے، مگر وہ کالو کی تیز نگاہوں سے نہ بچ سکا۔ کالو نے ایک زبردست غوطہ لگایا اور آن کی آن میں میلوں کی مسافت طے کر کے جھاڑیوں کے قریب والے ایک گھنے درخت تک پہنچ کر

پتوں کی آڑ میں چھپ کر بیٹھ گیا، تاکہ شیر کی نظر اس پر نہ پڑ سکے۔ اِدھر شیر نے بڑی ایمانداری سے ہرن کے چار ٹکڑے کیے تاکہ اپنے خاندان کے چاروں افراد کو ایک ایک ٹکڑا دے دے۔ شیر جیسے ہی حصہ لگا کر فارغ ہوا، کالو درخت سے اُڑا اور طرارہ بھرتے ہوئے نشانہ لگا کر وہ جھپٹا مارا کہ چشم زدن میں ہرن کی ایک ران اُس کے مضبوط پنجوں میں کی آ گئی۔ کالو کی چال بازیوں سے بے خبر، شیر جب تک کچھ سمجھ سکتا، تب تک کالو، ہرن کی ران سمیت شیر کی پہنچ سے کافی دور، بلندی تک جا چکا تھا اور دیکھتے دیکھتے اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

بھور سے اڑتے اڑتے دن کے دو بج چکے تھے۔ دھوپ کی تپش، آفتاب کی تمازت اور تقریباً تین چار سیر کی ران نے کالو کو بے انتہا تھکا دیا تھا۔ اب اس سے اُڑا بھی نہیں جا رہا تھا چنانچہ ستانے کی غرض سے وہ ایک پہاڑ کی چوٹی کے سائے میں آرام کرنے کی غرض سے بیٹھ گیا۔ پہاڑ کی اسی چوٹی کی ایک دراڑ میں ایک لومڑی بھی رہتی تھی جو صبح سے بھوکی تھی۔ ابھی ابھی جب اس نے ہرن کے تازہ گوشت کی خوشبو محسوس کی تو دراڑ سے باہر نکلی اور اپنی تھوتھنی ہوا میں چہار سمت گھما گھما کر خوشبو کی صحیح سمت کا اندازہ کرنے لگی اور جس طرف سے گوشت کی خوشبو آ رہی تھی اسی طرف چل دی۔ تقریباً دس قدم چلنے کے بعد ہی اسے کالو نظر آ گیا، جو اپنے پنجوں میں ہرن کی ران دبائے بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ ہرن کا تازہ گوشت دیکھ کر لومڑی کے منہ میں پانی بھر آیا۔ پہلے تو وہ کالو کو دیکھ کر ذرا ٹھٹکی، مگر پھر ہمت بٹور کے اس نے کالو کو مخاطب کیا:

''چاچا جی، پرنام۔ کہیے، کیسے مزاج ہیں، آج اِدھر کیسے آنا ہوا؟'' اس نے کالو کو ادب سے سلام کر کے اپنی ہمت بڑھائی تو کالو نے نہ چاہتے ہوئے بھی اخلاقاً اس کے سلام کا جواب دے دیا۔

''والےکم.....!''

''آپ تو بہت تھکے اور بھوکے بھی لگ رہے ہیں چچا جان جبکہ آپ کے پاس گوشت بھی ہے۔'' لومڑی نے اپنا ہونٹ چاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں، میں تھکا ہوا ہوں اِسی لیے آرام کی غرض سے یہاں بیٹھ گیا ہوں اور بھوکا بھی ہوں، مگر یہ گوشت میں نہیں کھا سکتا کیوں کہ مجھے میرے بچے اپنی بھوک سے زیادہ عزیز ہیں۔ انھی کی فرمائش پر یہ ران میں نے ابھی ابھی ایک شیر کے منہ سے چھینی ہے۔'' اس کا انداز شیخی بگھارنے والوں جیسا تھا۔

''لیکن چاچا جی، آپ تو بہت کمزور لگ رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ بھوک کی شدت سے آپ کے دشمنوں کو کچھ ہو گیا تو آپ کے پیارے پیارے بچوں کا کیا ہوگا۔ اگر آپ کی صحت خراب ہو گئی تو آپ ان کی پرورش کیسے کیجیے گا؟ میری رائے تو یہ ہے کہ آپ پہلے کچھ کھا پی لیجیے پھر یہ ران بچوں کے پاس لے جائیے گا۔'' لومڑی نے اسے شیشے میں اُتارنے کی کوشش کی تو کالو نے کہا۔

''ہاں بی بی، تمھارا خیال درست ہے، مگر میں کھاؤں کیا؟'' کالو نے منہ لٹکا کر لومڑی سے سوال کیا۔

’’یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے چاچا جی۔ یہاں سے تقریباً چار کوس دور، سونا جھیل کے کنارے صبح میں نے ایک زخمی ہرن کو دیکھا تھا، جو تڑپ رہا تھا۔ وہ شاید اب تک مر بھی چکا ہوگا۔ آپ یہ ران یہیں چھوڑ جایئے اور اُس ہرن کے تازہ گوشت سے اپنی بھوک مٹا کر آیئے تاکہ آپ کے جسم میں توانائی آسکے۔ جب تک آپ واپس نہیں آجاتے، تب تک میں اِس ران کی نگرانی کروں گی۔‘‘ لومڑی نے اپنی چالاکی کا تیر کالو کی طرف پھینکا، مگر کالو کو چونکہ لومڑی کی نیت پر شبہ تھا اس لیے اس نے کہا۔

’’لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ تم اِس ران کو کھاؤ گی نہیں؟ گوشت کھانے میں تو تم بھی دھاتُر ہو۔‘‘ کالو نے سوچا کہ لومڑی اب لاجواب ہو جائے گی، مگر لومڑی نے بڑے جذباتی انداز میں کہنا شروع کیا۔

’’رام رام ......آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں چچا جی! میرا تو آج نِرا جل بَرت ہے پھر بھلا کچھ کھا کیسے سکتی ہوں؟ کھانے کے بارے میں سوچوں بھی تو پاپ لگے گا۔ دیکھئے میرا پیٹ کیسے لپٹ کر پیٹھ سے جا لگا ہے اور ہونٹ بھی خشک ہوگئے ہیں۔ کیا آپ کو اب بھی یقین نہیں ہے؟ اگر آپ کو اب بھی یقین نہیں ہے تو جایئے، مگر یہ سمجھ لیجیے کہ کسی بھکتِن کے بارے میں ایسا سوچنا بھی پاپ ہے۔ اب تو میری پوجا کا بھی سمے ہو رہا ہے۔‘‘ لومڑی کی باتیں سن کر کالو بہت شرمندہ ہوا اور لومڑی کو مناتے ہوئے کہنے لگا:

’’مجھے معاف کر دو بھکتِن، تمھارے دھرم میں بَرت کی بڑی اہمیت ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ آج تمھارا بَرت ہے۔ زخمی ہرن کا پتہ بتانے کے لیے تمہارا بہت بہت شکریہ۔ جب تک میں اپنی بھوک مٹا کر واپس آتا ہوں، تم اِس ران کی نگرانی کرو۔‘‘ یہ کہہ کر کالو نے اپنے پنجہ میں دبی ہوئی ران لومڑی کے حوالے کی اور سونا جھیل کی طرف اڑ گیا۔ جب تک کالو اُس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا، وہ اپنا ہاتھ ہوا میں لہرا لہرا کر اسے ’’ٹاٹا‘‘ کرتی رہی۔

جیسے جیسے سونا جھیل قریب آتی جا رہی تھی، ویسے ویسے کالو کی بھوک بھی کھلتی جا رہی تھی۔ جھیل کے کنارے پہنچ کر اُس نے چاروں طرف اُچٹتی سی نظر ڈالی، مگر اسے زخمی یا مرا ہوا ہرن کہیں نظر نہ آیا۔ پھر اس نے ایک ایک جھاڑی اور درختوں کی آڑ میں بھی دیکھا، مگر اسے کہیں کچھ نظر نہ آیا تو وہ بہت پریشان ہوا۔ اس تگ ودَو میں دِن ڈھلنے لگا تو اس نے سوچا کہ چلو تھوڑی بلندی سے دیکھتے ہیں کیونکہ وہاں سے تو باریک سے باریک چیز بھی صاف نظر آجاتی ہے چنانچہ وہ اُڑ گیا اور کافی بلندی پر جانے کے بعد اس نے پوری جھیل کا کئی چکر لگایا مگر اسے پورے علاقے میں کہیں کچھ نظر نہ آیا۔ اب شام ہونے لگی تھی۔ اسے اپنے بچوں اور لومڑی کے برت کی یاد آئی تو یہ سوچ کر وہ واپس لوٹا کہ ہوسکتا ہے وہ زخمی ہرن کہیں کا کہیں نکل گیا ہو۔ اب چلنا چاہیے ورنہ لومڑی کے برت توڑنے میں تاخیر کا گناہ بھی میرے سر ہوگا اور بچے بھوکے ہیں سو الگ۔ یہ سوچتا ہوا وہ واپس لوٹا تو بَرت توڑنے کا وقت نِکل چکا تھا۔ جب وہ پہاڑی

کی طرف لوٹا تو لومڑی نے اسے آتا دیکھ کر فوراً آنکھیں بند کر کے پوجا والے آسن میں بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کہ وہ کالو کو کیا جواب دے؟ جب تک وہ پوجا کرنے کا ناٹک کرتی رہی، کالو خاموشی سے وہیں بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد لومڑی ہاتھ جوڑ کر جھکی اور اپنا ڈر بھلا کر کالو پر برس پڑی:

''واہ چاچا جی واہ۔ یہ آپ کے لوٹنے کا سمے ہے؟ آپ کو یہ بھی دھیان نہیں رہا کہ آج میرا نرا جل برت ہے۔ آخر مجھے بھی برت توڑنے کا کچھ تو انتظام کرنا تھا۔ جب برت توڑنے کا سمے ہو گیا تو مجبوراً میں نے اُسی ران سے اپنا برت توڑ لیا...!'' کالو اُس سے پہلے سے ہی شرمندہ تھا۔ اس نے یہ سوچ کر صبر کر لیا کہ 'چلو وہ ران ایک بھکتن کے کام آئی' جو کہ کارِ ثواب ہے اور اتنا کہتا ہوا اڑ گیا کہ ''مجھے معاف کرنا بھکتن، میں ہرن کی تلاش میں تمھیں یکسر فراموش کر بیٹھا تھا۔ مجھے معاف کرنا....!'' اور لومڑی مسکراتی ہوئی اپنی ماند کی طرف چل دی۔

ایسے ہی بڑے بڑے نقصانات اٹھا چکنے کے باوجود کالو اور اسی جیسے لاتعداد لوگ آج تک یہ نہ سمجھ سکے کہ کسی پر بھی آنکھ بند کر کے یقین کر لینا مناسب نہیں اور لالچ کا نتیجہ ہمیشہ نقصان دہ ہوتا ہے۔

○○

آپ کے ذوقِ مطالعہ کی تسکین کا ضامن

ایوانِ اردو دہلی

ہر ماہ منتخب موضوعات پر اعلیٰ تحقیقی، تنقیدی اور معلوماتی مضامین اور تخلیقی ادب کی تمام اہم اصناف کی مکمل نمائندگی ملک اور بیرونِ ملک کے نئے پرانے اہلِ قلم کے تعاون سے

قیمت: فی شمارہ: پندرہ روپے **زرِ سالانہ:** ایک سو پچاس روپے

خط و کتابت اور ترسیلِ زر کا پتہ

ناشر: اردو اکادمی، دہلی سی۔ پی۔ او۔ بلڈنگ، کشمیری گیٹ، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

Phone: 23865436, 23863858, 23863566, 23863697, Fax: 23863773